خالد محمود
پی ایچ ڈی سکالر۔ اردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور
ڈاکٹر محمد اعجاز تبسم
اسسٹنٹ پروفیسر۔ اردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور
اللہ یار ثاقب
اسسٹنٹ پروفیسر۔ اردو، کاسٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، ساہیوال

مظہر الدین مظہر کی ادبی خدمات

Khalid Mehmood
Ph.D. Scholar, Lahore Garrison University, Lahore
Dr. Muhammad Ijaz Tabassam
Assistant Professor, Lahore Garrison University, Lahore
Allah Yar Saqib
Assistant Professor, CAST Post Graduate College, Sahiwal

Literary services of Mazhar ud din Mazhar

In his collections, he has made the human instinct of beauty and love the subject of poetry with great fervor and restlessness. Mazharuddin Mazhar's literary services. Mazhar-ud-Din Mazhar's speech brings out many interesting aspects of life along with the traditional style of performance. Therefore, the realization of the true realities of life, the sorrow of migration, the heart-breaking memories of Amritsar and the grief of losing one's loved ones became the adornment of his words. In his poetry, he embellishes the moments of separation and sadness, the change of society and culture with his heartfelt songs. The main characteristic of his poetry is pain, simplicity and smoothness, excitement and separation, meeting. He abandoned the useless ideas of beauty and love and gave place in his heart to the realities of social life and degraded humanity. He sees the element of aversion to the zeal of action in the children of Tawheed and burns the torch of passion and joy in them. Kalam Mazhar-ud-Din Mazhar, due to his revolutionary zeal, considered it necessary to have a tool

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

like movement and action in the youth of the nation. The riots that led to the partition of India resulted in the loss of millions of lives, rapes, sexual and physical violence. "shmsheer-o-snaan" is the best reflection of the darkest period of human history due to the shocking events and heart-breaking tragedies of the subcontinent. Kalam Mazhar-ud-Din Mazhar is a mirror of these eyewitness accounts. Putting love and peace behind them, the custom of slaughtering one another grew. He describes the trauma of these cultural values and the social ills with his own eyes. This article will cover the above topics.

Keywords: *Emigration, Separation, Civilization, Sexual Violence, Human Behavior, Eyes of Vision, Pain Of Migration, Loss Of Wonder, Techniques, Familiarity With Peace, Real Facts. Purity and Sanctity, Filial Piety.*

مظہر الدین مظہر کا کلام روایتی طرزِ ادا کے ساتھ ساتھ زندگی کے کئی دل گداز پہلوؤں کو بھی سامنے لاتا ہے۔ انھوں نے اپنے مجموعوں میں نہایت وارفتگی و بے قراری کے ساتھ حُسن و عشق کے آفاقی فطری رجحانات کو موضوعِ شعر بنایا ہے۔ وہ اپنے کلام میں ہجر و اداسی کے لمحات اور سماج و تہذیب کے بدلتے ہوئے انسانی رویوں کو اپنے دل دوز نغموں سے سجاتے ہیں۔ لہٰذا زندگی کی صحیح حقیقتوں کا ادراک، ہجرت کا دُکھ، "امرت سر" کی دل خراش یادیں اور اپنوں کے بچھڑنے کا غم ان کے کلام کی زینت بنا۔ انھوں نے حُسن و عشق کے لااُبالی نظریات سے تہی دست ہو کر سماجی زندگی کے اصل حقائق اور پستی ہوئی انسانیت کو اپنے دل میں جگہ دی۔ ان کی شاعری کا خاص وصف سوز و گداز، سادگی و سلاست، شگفتگی اور ہجر و وصال کا منفرد انداز ہے۔

مظہر الدین مظہر نے اپنے انقلابی ذوق کی بدولت ملتِ بیضا کے نوجوانوں میں حرکت و عمل جیسے آلۂ کار کو ضروری سمجھا، فرزندانِ توحید میں ذوقِ عمل سے بے زاری کا عنصر دیکھ کر وہ ان کے اندر جذب و کیف کی مشعل جلاتے ہیں۔ "شمشیر و سناں" برّصغیر میں انتہائی لرزہ خیز واقعات اور دل خراش سانحات کے بموجب انسانی تاریخ کے سیاہ ترین دور کا بہترین عکس ہے۔ تقسیمِ ہند کے فتنہ پرور فسادات سے لاکھوں انسانی جانوں کا ضیاع ہوا، عصمت ریزیاں، جنسی و جسمانی تشدد کی وارداتیں ہوئیں، محبت و امن کی آشا کو جور و ستم کی بلی چڑھا کر ایک دوسرے کو تہہ تیغ کرنے کی رسم پروان چڑھی۔ کلامِ مظہر الدین مظہر ان چشم دید حالات کا آئینہ دار ہے۔ وہ اپنی چشمِ بصیرت سے ان تہذیبی قدروں کی پامالی اور سماجی ناسور کا دُکھ بیان کرتے ہیں۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

یہ ہند کے عبرت زا، یہ دیوار و در میرے ہیں
برباد مساجد میری ہیں، ٹوٹے ہوئے منبر میرے ہیں (۱)

قدم قدم پہ ہے سامان حشر خیزی کا
نفس نفس میں ہے جانکاہ حادثوں کا پیام (۲)

ہر پھول اک مرقعِ عبرت ہے ان دنوں
میری بہار میرے گلستاں کو کیا ہوا (۳)

تخلیقات و تالیفات

"نور و نار"

مظہر الدین مظہر کا شعری مجموعہ "نور و نار" ۲۰۰۷ء میں شائع ہوا۔ جس میں اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں کلام موجود ہے، حصہ اُردو میں دو نظمیں اور چھتیس غزلیات ہیں۔ جب کہ فارسی حصہ سات غزلوں، چند قطعات اور ایک نظم پر مشتمل ہے۔ اس کا پیش لفظ مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش نے تحریر کیا۔ علاوہ ازیں اس میں دو مثنویاں بھی شامل ہیں۔ "نور و نار" مظہر الدین مظہر کی ابتدائی کتابوں میں شامل ہے۔ ان کی یہ کتاب ۱۹۴۲ء میں مکمل ہو گئی تھی لیکن کچھ ناقابلِ بیان وجوہات کی بنا پر شائع نہ ہو سکی ان کے کلام میں فطرتِ انسانی کے لطیف جذبات واحساسات کی عکاسی نظر آتی ہے۔ یہ احساس ہوتا ہے کہ ان کے سینے میں ایک ہمدردی دل دھڑکتا ہے، ناانصافیوں اور غریبوں پر ہونے والے ظلم سے ان کا دل کڑھتا ہے۔

لیے پھرتا ہے اک طوفانِ گریہ دیدۂ تر میں
خدا جانے یہ کیا سودا سمایا ہے مرے سر میں (۴)

آہِ سحر، جنونِ محبت، سرورِ غم
نعمت وہ کون سی ہے جو مجھ کو ملی نہ ہو (۵)

"نور و نار" کے مطالعے سے مظہر الدین مظہر کی فارسی گوئی پر عبور کا بھی پتہ چلتا ہے:

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

"ان (مظہر) کی غزلیات کا اسلوب بہت سلجھا ہوا ہے۔ تراکیب میں برجستگی اور الفاظ کے دروبست میں نغمگی کا عنصر نمایاں ہے وہ انسانی جذبات واحساسات کا بلا تکلف اظہار کرتے ہیں اس میں تہہ در تہہ سماجی رویوں میں چھپی شاعر کی اپنی شخصیت ہے جو کبھی کبھی جلوہ دکھاتی ہے۔ حالاں کہ اسے مکمل طور پر آشکارنہ ہونے کی شاعر کی کوشش بھی صاف نظر آتی ہے۔" (۶)

مظہر الدین مظہر نے اپنی جیتی جاگتی آنکھوں سے اس پُر آشوب عہد کو دیکھا تھا۔ زندگی کے درد وآلام کو انھوں نے احسن انداز میں بیان کیا ہے۔ ہر کسی کا غم ان کو اپنا غم دکھائی دیتا ہے کیوں کہ سارے زمانے کا درد ان کی آنکھوں میں سمٹ آیا تھا۔

مسلسل دن کو رویا اور پیہم رات بھر رویا
میں اس ناآشنا کی یاد میں آٹھوں پہر رویا(۷)

مرے مٹنے کا کیوں اس عالم فانی میں چرچا ہے
سبھی مٹنے کو ہیں اک دن رہے گئی ذاتِ ہُو باقی (۸)

مظہر الدین کی ابتدائی دور کی غزلیات کا فکری و موضوعاتی دائرہ خاصا وسیع اور توانا ہے۔ وہ زبان شعر میں بات کہنے کے فن سے پوری طرح آگاہ تھے۔ ان کے خیالات کی رفعت وتازگی، شائستگی وسلاست ایک بڑے غزل گو ہونے کی نشاندہی کرتی ہے۔ ان کے ابتدائی دور کے کلام کے حوالے سے مولانا مرتضیٰ احمد خاں پیش لفظ میں رقم طراز ہیں:

"مظہر صاحب کا ابتدائی کلام ظاہر کر رہا ہے کہ ان کی فکر شاعری کی بلند فضاؤں میں پرواز کرتا ہوا کائنات کے شعر وسخن کی رونقوں میں بہت کچھ اضافہ کرنے کا موجب بنے گا۔"(۹)

مظہر الدین مظہر نے اپنی صحافتی خدمات کے ساتھ ساتھ شاعری سے بھی اپنا سلسلہ جوڑے رکھا۔ جب آپ کے بیٹے جوان ہو گئے اور گھر کی ذمہ داریاں اٹھانے کے قابل ہو گئے تو آپ نے مدحتِ نعت رسول ﷺ سے اپنا رشتہ جوڑ لیا اور زندگی کے اخیر سال نعت رسول ﷺ کہہ کر گزار دی۔ آپ کے اندر روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کی بے حد تڑپ پائی جاتی ہے۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

"شمشیر وسناں"

برّصغیر پاک وہند میں ۲۰ویں صدی کا ابتدائی نصف دور (۱۹۰۱ء- ۱۹۵۰ء) انتہائی لرزہ خیز واقعات اور دل دوز سانحات کے بموجب انسانی تاریخ کے سیاہ ترین دور کا بہترین عکس ہے۔ تقسیم ہند ۱۹۴۷ء کے فتنہ پرور فسادات نے انسانی جور وستم کی عجب داستان لکھی، اس محبت سے لبریز مٹی پر خون کی ہولی کھیلی گئی، لاکھوں انسانی جانوں کا ضیاع ہوا، عصمت ریزیوں اور پُر تشدد جنسی وجسمانی واقعات نے انسانی تاریخ کا سیاہ ترین دور دیکھا، محبت وامن جیسی اقدار کی بلی چڑھا کر ایک دوسرے نیچا دکھانے اور تہہ تیغ کرنے کی روایت پروان چڑھی۔ مظہر الدین مظہر کا کلام بھی اس دل فگار دور کا عکاس ہے۔ انھوں نے حقائقِ زمانہ اور سماجی وتہذیبی اقدار وروایات کو فطری انداز میں اپنے کلام میں سمویا ہے۔ وہ اپنی چشمِ بصیرت سے ان سماجی ناسوروں اور تہذیبی قدروں کی پامالی کا دُکھ بیان کرتے ہیں۔

سکوتِ مرگ طاری ہے وفا کیشانِ محفل پر
کوئی سوز آفریں نغمہ سنا، اے نغمہ خواں پھر بھی (۱۰)

زمانہ جن ترے اوصاف پر تصدق تھا
بھلا دیے ہیں وہ آدابِ دلبری تو نے (۱۱)

جلد آ تجھ کو لگالوں میں دل صف چاک سے
آ کہ تیرے زخم دھوؤں دیدۂ نمناک سے (۱۲)

مظہر الدین مظہر کی کتاب منظوم صورت میں "شمشیر وسناں" کے عنوان سے ۱۹۵۰ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کتاب میں پچاس نظمیں ہیں جن کو قومی اور ملّی نظمیں کہہ سکتے ہیں۔ یہ مجموعہ درج ذیل موضوعات کا احاطہ کرتا ہے:

قم باذن اللہ، صورِ اسرافیل، تلاطم، جائزے، روح معصوم، اذان، یلغار، اشہد ان الا الٰہ، مجاہد کی عید، ضربِ غازیانہ، نوائے شروش، نوائے جبریل، عقدۂ کشمیر، بڑھے چلو، اے غازی، مرے وطن، شعلے، وقت ہے، آیۂ محکم، نشتر کدہ، آتشیں پیغام، مشاہدات، کیا ہوا، حقائق، جلا وطن بیوہ، خون کی ہولی، آج بنگال میں، مہاجر، جہاں میں ہوں،

رقصِ شرر، جشنِ استقلال پر، اذانِ شاعر، آج کی رات، پرستار فرنگ سے، حسینؓ، ظہور غازی، مجاہد، الہامات، اشک و تبسم، چل کشمیر چل، شرارے، شہیدوں کو سلام، بشارت عظمیٰ۔

ان نظموں میں درج بالا سانحات و مشاہدات کا چشم دید احوال، سماج کی زبوں حالی، روشن و تاریک پہلو، اور ہجر و وصال کی کوکھ سے جنم لینے والا دُکھ مظہر الدین مظہر کے کلام کی زینت بنا ہے۔ اس میں برّصغیر پاک و ہند میں بالخصوص قوم مسلم کے عروج وزوال کی داستان رقم ملتی ہے کہ فرزندانِ توحید کی اس سیاسی ابتری کا سبب غداری اور اتحاد و یگانگت میں کمی ہے۔ قومِ مسلم کو ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے جہادی اُصولوں پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ یہ مجموعہ سامراجی طاقتوں کے پنجۂ ظلم میں سسکتی ہوئی انسانیت اور پاک سرزمین کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے جاں بازوں کی دل کو دہلا دینے والی داستانِ غم کو بیان کرتا ہے۔ انھوں نے برّصغیر میں ملتِ اسلامیہ کی رودادِ غم کو تاریخی و تہذیبی تناظر میں پیش کیا ہے۔ آپ علمِ جہاد بلند کرنے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ کتاب کے دیباچے میں معروف شاعر حفیظ جالندھری کا کہنا ہے:

> ”یہ مجموعۂ کلام پاکستان کے لیے جان دینے والوں کی یاد اور ان کی فریاد ہے جو اب تک پنجۂ ظلم میں سسک رہے ہیں۔ ملت اسلامیہ اس دور میں جس مصیبت کی راہوں سے گزری ان راہوں کی روداد بھی ہے اور جس مصیبت کا خدشہ ہے اس کی روک تھام کے لیے نعرہ جہاد بھی۔“ (۱۳)

اس پاک سرزمین پر ہونے والے ظلم وجبر کو دیکھ ان کا قلم پکار اٹھتا ہے، اس ارضِ پاک کے استحکام و استقلال کے لیے مسلمانانِ ہند کی قربانیاں کبھی فراموش نہیں کی جاسکتیں۔ امن کی آشا کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں کتنی قربانیاں دینی پڑیں، کتنی بہنوں کے سہاگ لٹے، کتنی بیٹیوں کے سر سے ردائیں چھین لی گئیں، جہاں سے لہو کی باس آرہی ہے۔ جو لوگ ان حالات کے چشم دید گواہ تھے ان کی گفتار سے خون کے آنسو ٹپکتے ہیں۔ آزادی کی ان کانٹے دار راہوں پر چلنے والے لوگ کتنے صابر تھے جنھوں نے ان خون ریزیوں کو برداشت کیا۔ یہ راہیں آج بھی کسی میر کارواں کی منتظر ہیں۔ وہ لوگوں کی دل دہلا دینے والی چیخ وپکار اور قتل وغارت کے دل فگار مناظر سے دل خون کے آنسو روتا ہے:

جہاں گردنیں کٹی ہیں، جہاں عصمتیں لٹی ہیں
کسی میر کارواں کو وہ پکارتی ہیں راہیں (۱۴)

وہ دیکھ لشکرِ باطل پرست آپہنچا
بڑھو کہ فرض ہے تقلیدِ اسوۂ شبیرؑ(۱۵)

قوم کی بیٹی، شہیدانِ جفا کی آبرو
موجزن ہے جس کی رگ رگ میں حمیت کا لہو(۱۶)

کلامِ مظہر الدین مظہر میں تہذیبی و تاریخی شعور اوجِ ثریا کو چھوتا ہوا نظر آتا ہے۔ انھوں نے اپنے انقلابی ذوق کی بدولت ملتِ بیضا کے نوجوانوں میں حرکت و عمل جیسے آلۂ کار کو ضروری سمجھا ہے۔ فرزندانِ توحید میں ذوقِ عمل سے بیزاری کا عنصر دیکھ کر وہ اس کے اندر جذب و کیف کی مشعل جلاتے ہیں۔ اسلافِ اسلام کا درخشاں ماضی ان کے لیے مشعلِ راہ ہے:

سر کفر توڑنا ہے مجھے اے خدا عطا کر
کسی غزنوی کے بازو کسی غزنوی کی باہیں(۱۷)

خانہ بربادی پہ کیوں وقتِ غم و ماتم ہے تو
اسوۂ پاکِ رسول اللہؐ کا محرم ہے تو(۱۸)

ان کے کلام میں جذب و جنوں اور اجتہادی عمل کی قوت موجود ہے۔ لہٰذا ایمان کی حرارت، جذبۂ حب الوطنی، دین فطرت سے عشق اور احساسِ مروت و ذمہ داری جیسے موضوعات سے قاری کے قلب میں انقلابی رجحان پروان چڑھتا ہے۔ حفیظ جالندھری "شمشیر و سناں" کو ملتِ اسلامیہ کے لیے جذبۂ ایمانی میں حرارت اور جہاد کے لیے لازمی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں مظہر صاحب کو اس کتاب پر مبارک باد دیتا ہوں۔ اس کو ملت اسلامیہ کی خدمت سمجھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ہر مومن مسلمان اس سے غیرت ایمان کی حرارت حاصل کرے۔"(۱۹)

یہ حرارت اس کے اندر جذبۂ ایمانی اور جہاد کی عالم گیر تمنا و تڑپ پیدا کرے گی۔ اسے اپنے مذہب و تہذیب کا جاں نثار اور طرف دار بنائے۔ وہ چار دانگ عالم میں توحید کا نور اور رسالت کی شمع روشن کرے۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

"حرب وضرب"

مظہر الدین مظہر کا نظموں پر مشتمل یہ مجموعہ بہ عنوان "حرب وضرب" ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا جس میں ۶۲ نظمیں شامل ہیں۔ اس کا "پیش لفظ" معروف ناول نگار نسیم حجازی (۱۹۱۶ء- ۱۹۹۶ء) نے لکھا۔ اس مجموعے میں درج ذیل نظمیں شامل ہیں:

نذر، دعا، حضور ورسالت ﷺ، نعت، تحریک، روحِ خلیلؑ، ضرب، گلبانگ، آبگینے، دار ورسن، المیہ، یادِ ایام، آوزشیں، آیات، مشعل، ہمراہِ بہار سے، نیا رنگ، شہیدوں کا پیغام، قربانی، عید کے دن، کشمیر سے، یتیم، بھوکے انساں سے، حسینؓ، آزادی کے بعد، ناگزیر، بوتراب، سوگوارانِ لیاقت سے، اے دوست، ہم لوگ، آہنگِ نو، وطن کا سپاہی، اقبال، نمائندہ کشمیر، اعلانِ جنگ، فریادِ جرس، نباتِ شیراز، قندپارسی، مشاغل، خطاط الملک کے نام۔

"حرب وضرب" کی نظمیں اس بات کی غماز ہیں کہ مظہر الدین مظہر کے حساس دل میں جذبۂ حب الوطنی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اس مجموعے میں شامل نظموں "تحریک"، "پیمبران بہار سے"، "شہیدوں کا پیغام"، "قربانی"، "جاگ اے مرے وطن"، "ارض پاکستان سے ایک پیغام"، "کشمیر سے"، "آزادی کے بعد"، "وطن کامیابی" اور "مجاہد اول" وغیرہ میں ایسا جادو ہے جو مردہ ضمیر لوگوں کو وطن سے محبت کرنا سکھاتا ہے۔ یہ نظمیں "تحریک پاکستان" میں درپیش مسائل، ہنگامی صورت حال، جبر وتشدد، سامراج کے ظالمانہ عزائم، مسلمانانِ ہند پر روا رکھا جانے والا ظلم وجور، سماجی ناانصافیوں، تقسیمِ ہند کے دوران ڈھائے جانے والے انسانیت سوز ظلم، بے رحمانہ رویوں اور مابعد قیام پاکستان کے مصائب کی بہترین عکاسی کرتی ہیں۔

خون آلود قبائے گُل ولالہ کی قسم
ایک افسانۂ غمِ خونِ چمن ہے کہ جو تھا[۲۰]

سوکھ گیا ہے دودھ کا دھارا جن ماؤں کی چھاتی سے
جن کے بچے بھوکے ہیں بدذاتوں کی بدذاتی سے[۲۱]

کتنی بیواؤں کو درکار ہے بچوں کا لباس
کتنی بہنیں ہیں طلب گارِ حنا عید کے دن[۲۲]

ان کا حساس اور درد مند دل، حالاتِ زمانہ سے چشمِ پُرنم ہے۔ ان کا دل قوم اور وطن کے جذبۂ محبت سے لبریز ہے۔ آپ عاشق رسول ﷺ اور تحریکِ پاکستان کے عملی طور پر سرگرم رکن رہے۔ آپ نے اس کارِ خیر میں بھرپور حصہ ڈالا۔

انھوں نے اپنے کلام میں ہجرت کے واقعات اور تشکیل پاکستان کے بعد مفاد پرست گروہوں کے بے حس رویوں پر لطیف انداز میں طنز کیا ہے۔ عبد اللہ عتیق لکھتے ہیں:

> "اس شعری مجموعے (حرب وضرب) میں شاعر قیام پاکستان کے بعد پیش آنے والے حالات وواقعات کی ایک حساس اور درد مند دل کے ذریعے منظر عام پر لاتا ہے۔ جس سے آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں۔ اور دل میں ایک کسک نمایاں ہوتی ہے جو اپنے وطن اور قوم کی فلاح وبہود کے جذبے کو ابھارتی ہے اور انسانیت کے مقام ومرتبے سے آشنا کراتی ہے۔ ان نظموں میں شاعر کا دل قوم اور وطن کے درد محبت سے لبریز ہے اور تشکیل پاکستان کے بعد مفاد پرستوں کی بے حس کے رویے کو بھی نمایاں کرتا ہے۔ ان کا کلام قوم کے ماضی اور حال کی عکاسی کرتا ہے۔"(۲۳)

حرب وضرب کی شاعری ایک مکالمہ ہے ان سیاسی شخصیات سے جنھوں نے تشکیل پاکستان کے لیے دن رات محنتیں کیں۔ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ اپنے گھروں کو اس دھرتی کے لیے قربان کر دیا۔ نسیم حجازی رقم طراز ہیں:

> "مظہر الدین کی شاعری کا ایک دور وہ تھا، جب اس کی دنیا ستاروں کے نغموں اور پھولوں کی مسکراہٹوں سے لبریز تھی...... پھر ایک طوفان آیا اور یہ نغموں اور مسکراہٹوں کی دنیا درہم برہم ہو گئی۔ یہ نوجوان شاعر آگ اور خون کے طوفان سے کھلیتا ہوا پاکستان پہنچا تو اس کے میٹھے اور سہانے نغمے جگر دوز چیخوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔"(۲۴)

یہاں اس نے سماج وتہذیب کے بدلتے ہوئے رنگوں کو اپنے دل دوز نغموں سے سجایا اور زندگی کی صحیح حقیقتوں کا ادراک کیا۔ لہٰذا ہجرت کا دُکھ، امرتسر، دل خراش یادیں اور اپنوں کے بچھڑنے کا غم ان کے کلام کی زینت بنا۔ انھوں نے حُسن وعشق کے لااُبالی نظریات سے تہی دست ہو کر سماجی زندگی کے اصل حقائق اور پستی ہوئی انسانیت کو اپنے دل میں جگہ دی۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

"تجلیات"

مظہر الدین مظہر کا یہ نعتیہ مجموعہ کلام "تجلیات" کے عنوان سے ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ غزلیات کی تعداد ۷۲ ہے۔ اور ۱۰ فارسی نعتیہ غزلیں بھی شامل ہیں۔ ان غزلیات کے علاوہ قصیدہ، سلام، اور اہل بیت کی تعریف و توصیف میں بھی نظمیں موجود ہیں۔ اس میں درج ذیل موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ربیع الاول، ذکرِ میلاد، مطلع الانوار، معراج کی رات، میلاد رسول ﷺ، جامِ طہور، نغمہ نور، شبِ معراج، بوترابؓ، امام حسینؓ۔

"تجلیات" کی شاعری پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ یہ نعتیں عشق نبوی میں ڈوب کر لکھی گئی ہیں اور یہ تاثیر ایک قاری کو بھی محو حیرت میں ڈال دیتی ہیں کیوں کہ عشق کی سرمستی، سرشاری اور وارفتگی ان نعتوں میں نمایاں ہے:

وفورِ شوق میں ہر جذبۂ دل میرے کام آیا
کبھی لب پہ درود آیا، کبھی لب پر سلام آیا
خرد اب بھی اسیر ظلمتِ اوہامِ باطل ہے
نظر ہم اہل دل کو جلوۂ حسنِ تمام آیا(۲۵)

مظہر الدین مظہر کا نعتیہ کلام روایتی طرزِ ادا کے ساتھ ساتھ زندگی کے کئی دل گداز پہلو بھی سامنے لاتا ہے۔ وہ نہایت وارفتگی کے ساتھ محبوب الٰہی کو یاد کرتے ہیں۔ ان کے ابتدائی کلام کا رنگ حُسن و عشق سے سجا تھا مگر جب ڈھلتی عمر میں تہذیبی و سماجی اقدار و روایات کی زبوں حالی کے سائے ان کی شاعری پر اثر انداز ہوئے تو انھوں نے اپنی ڈگر بدل کر عشقِ رسول ﷺ کو اپنے دل میں بسا لیا۔

ماہر القادری ان کے کلام میں عشقِ رسالت ﷺ کی تابناکی کو ایمان افروز قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "حضور ﷺ کا نام سن کر حافظ صاحب کی آنکھیں بے اختیار اشک نم ہو جاتی ہیں۔ یہی عشق رسول ﷺ ان کی نعتیہ شاعری میں پوری تابناکی کے ساتھ جھلکتا ہے جس نے ان کی شاعری کو ایمان افروز بنا دیا ہے۔"(۲۶)

مظہر الدین مظہر نے اپنی نعتیہ شاعری میں سیرت النبی ﷺ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی سیرت نسلِ انسانیت کے لیے رشد و ہدایت کا روشن باب ہے۔ انھوں نے جن پہلوؤں کی طرف زیادہ توجہ

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

دلائی ہے، ان کا درس رسول کونین ﷺ نے لوگوں کو دیا۔ بہر کیف سوز و گداز، سادگی و سلاست، شگفتگی اور ہجر و فراق کا دُکھ ان کی شاعری کا خاص وصف ہے۔ وہ اس پیام کی ترسیل اپنے کلام کے ذریعے کرتے ہیں۔ انھوں نے رسول کونین ﷺ سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار بھی بڑے تقدس اور احترام کے ساتھ پیش کیا ہے۔

عطائے خاص ہے یہ لذتِ گداز تری
بلائیں کیوں نہ لوں عشقِ شہ حجاز تری (۲۷)

مصحفِ روئے تو قرآن من است
ایں صحیفہ دین و ایمانِ من است (۲۸)

کس کی زلفوں کی مہلک لائی ہے طیبہ سے نسیم
دل و جاں وجہ کناں جھک گئے بہر تعظیم (۲۹)

مظہر الدین مظہر بے اختیار اپنی زباں پر جلوۂ محبوب کا ذکر کر کے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد، ان کی نعتیہ شاعری میں ہجر و وصال کی لذتوں اور سوز و گداز کو ان کا خاص رنگ قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"حافظ مظہر الدین مظہر کی نعت گوئی میں ہجر، سوز و گداز، سادگی و سلامت، شگفتگی، والہانہ پن نظر آتا ہے اس کی مثال ان کے بعد میں آنے والے شعرا میں کم ہی نظر آتی ہے۔"(۳۰)

یہ طرزِ فکر، یہ سوز و گداز اور سادگی و سلاست کا رجحان اگرچہ ان کے بعد آنے والے دیگر اُردو شعرا کے ہاں بھی ملتا ہے مگر داخلی تجربے کی گہرائی ان کے ہاں زیادہ ہے۔ مظفر وارثی، حفیظ تائب اور بیدل حیدری نے عشقِ رسول ﷺ سے اپنی نعت کو رنگ دیا ہے۔

"جلوہ گاہ"

مظہر الدین مظہر کا نعتیہ مجموعہ "جلوہ گاہ" کے عنوان سے ۱۹۴۷ء میں اشاعت کے عمل سے گزرا۔ جس کا دیباچہ شاعر مزدور احسان دانش نے "سجدہ قلم" کے عنوان سے لکھا۔ اس پر تنقیدی مقالہ "حمد و نعت" کے نام سے محمد ایوب نے تحریر کیا۔ جلوہ گاہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے کا عنوان "آرزوئیں" ہے جس میں پانچ

نعتیہ غزلیں، ایک حمد، چار نظمیں اور سات مثنوی کی ہیئت میں لکھی ہوئی نعتیں شامل ہیں۔ کتاب کا دوسرا حصہ "آغاز سفر" کے عنوان سے ہے۔ اس حصے میں ستائیس اردو اور دو فارسی نعتیہ غزلیں درج ہیں۔ "حضوری" کے عنوان سے مشمولہ تیسرے حصے میں اردو غزلیں، ایک نظم اور چند نعتیہ قطعات موجود ہیں۔ چوتھا حصہ "واپسی" کے عنوان سے ہے۔ جس میں سترہ اردو اور چار فارسی غزلیات موجود ہیں۔ یہ نعتیہ مجموعہ دراصل مظہر الدین مظہر کا منظوم سفر نامہ ہے جس میں انھوں نے اپنے دلی جذبات واحساسات کو لفظوں کی مالا میں پرونے کی لگن کی ہے۔ ان نعتوں میں ایسی کشش موجود ہے کہ پڑھنے اور سننے والا عشقِ نبی ﷺ سے سرشار ہو جاتا ہے۔ "جلوہ گاہ" کے دیباچے میں احسان دانش لکھتے ہیں:

> "حافظ مظہر الدین مظہر صاحب شاعر بھی ہیں اور ادیب بھی، عالم بھی ہیں اور عامل بھی۔ وہ عشق رسول ﷺ میں مستغرق ہیں۔ زبان سے نسبتاً کم اور آنسوؤں سے زیادہ گفتگو کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ تحفہ عجز ایسی شے ہے جو خدا کے یہاں بھی نہیں، اس لیے ندامت کے آنسو، خوف کا پسینہ اور عجز کا سجدہ یہ سب خدا کی پسندیدہ عبادت ہیں اور یہی گریۂ محبتِ رسول مقبول ﷺ کے دربار میں بھی درجہ مقبولیت پاتا ہے۔"(۳۱)

احسان دانش کا کلامِ مظہر الدین مظہر کے متعلق یہ خراج تحسین ایک سند کا درجہ رکھتا ہے۔ مظہر الدین مظہر کا ہر ہر حرف اور ہر ہر لفظ باوضو ہو کر مدحت شان مصطفیٰ بن جاتا ہے۔

آپ کو جب دراقدس پر حاضری کا شرف حاصل ہوا تو آپ کی آنکھیں پُرنم تھیں یہ خوش نصیبی اور سعادت طاقت سے حاصل نہیں کی جاسکتی یہ اللہ کا اپنے بندے پر خاص کرم ہوتا ہے۔ ان کی شاعری میں عشق رسول ﷺ کی شمع جگہ جگہ مومن کے دل کو روشن کرتی دکھائی دیتی ہے۔ وہ کہتے ہیں جب میں دراقدس پر پہنچا تو حضور اکرم ﷺ کی عقیدت والفت کے جو نقوش میرے دل میں پوشیدہ تھے وہ سب حقیقت بن کر میرے سامنے آ گئے۔

وہی بن گیا حقیقت، وہی بن گیا فسانہ
ترے در سے میرے دل کو تھا جو ربطِ غائبانہ (۳۲)

جن کے جلوؤں کو ترستی ہے ملائک کی نظر

انھی رستوں، انھی راہوں میں گزر میرا ہے (۳۳)

در حقیقت نعت لکھنا، سننا اور نعت پڑھنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ مظہر الدین مظہر نہ صرف نعت گو شاعر تھے بلکہ آپ بڑی خوب صورت آواز میں نعت پڑھتے تھے۔ ان کے کلام میں جذب و شوق، عشق و مستی اور سرشاری کا اک جہاں آباد نظر آتا ہے۔ وہ خصائص النبی ﷺ کے لیے جن لفظیات، تراکیب و محاورات اور اسلامی تاریخ سے ماخوذ واقعات کا انتخاب کرتے ہیں اس سے قاری کے تالیف و تاثیر قلب میں اک مذہبی رجحان پنپتا نظر آتا ہے۔

اس ضمن میں عابد نظامی فرماتے ہیں:

"وہ ایک خاص کیفیت میں ڈوب کر نعت پڑھتے تھے اور سننے والے کو بھی کچھ دیر کے لیے ہی سہی اس عالم میں لے جاتے تھے جسے عشق و مستی اور جذب وشوق کی دنیا کہا جاتا ہے۔"(۳۴)

مذکورہ اقتباس سے صاف ظاہر ہے نعت خوانی سے ان کے دل میں عشق وعقیدت کے تمام دریا موجزن دکھائی دیتے جس سے محبان رسول جھوم اٹھتے اور عشق و مستی کا ساماں پیدا ہو جاتا۔

مظہر الدین مظہر کی نعت پر حفیظ تائب، مظفر وارثی، امیر مینائی، شاہ تراب علی اور محسن کاکوروی کا رنگ صاف نظر آتا ہے۔ انھوں نے اپنے کلام میں آسان اور مترنم بحروں کا استعمال کیا ہے۔

حریمِ دل میں رہیں یا حرمِ جاں میں رہیں
ہے اختیار انہیں چاہے جس مکاں میں رہیں (۳۵)

آہ میں تاثیر ہے اک کیف ہے فریاد میں
جانے کیا لذت ہے محبوبِ خدا کی یاد میں (۳۶)

کمالِ ضبط و تمام احتیاط کے باوصف
لہو میں بھیگ گیا میرا جامۂ احرام (۳۷)

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

"باب جبرئیل"

مظہر الدین مظہر کا ۱۹۷۸ء میں منظر عام پر آنے والا نعتیہ مجموعہ "باب جبرئیل" ہے۔ اس کا دیباچہ "پیش لفظ" کی صورت میں محمد اکرم شاہ نے لکھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ۱۶۴ اردو نعتیہ غزلیں ہیں، ایک فارسی نعتیہ مثنوی اور اس پر مستزاد مناقب صحابہؓ بھی جن میں شاہ کربلاؓ، ابو بکر صدیقؓ، فاروق اعظمؓ اور عثمان غنیؓ کے عنوانات شامل ہیں۔ یہ فکری و فنی لحاظ سے کامیاب نعتیہ مجموعہ ہے جس میں رعنائی خیال، فصاحت و بلاغت، اثر انگیزی، گھلاوٹ، حسنِ بیان کی چاشنی اور شیریں بیانی شامل ہے۔ جو سماعتوں کو مسحور کر دیتی ہے۔ اس حوالے سے محمد کرم شاہ لکھتے ہیں:

> "مبدا فیاض نے ان کو نعت گوئی، جدت طرازی، بے ساختگی و برجستگی شیریں بیانی، سلاست وروانی کی جو انمول صلاحتیں بخشی ہیں۔ ان کا رخ ہر طرف سے موڑ کر اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کی طرف پھیر دیا۔"(۳۸)

یہ رعنائی خیال اور سوز و گداز سے بھری چاہتیں انھیں صرف ایک روایتی نعت گو شاعر ثابت نہیں کرتیں بلکہ اس میں جدت طرازی بھی ہے اور نئی تراکیب کا حُسن بھی۔ انھوں نے جذبے کی حدت اور فکری حُسن سے اسے پروان چڑھایا ہے۔ وہ جذبوں کی سچائی کا مرصع ساز شاعر ہے جس نے کلاسیکی عہد میں استعمال ہونے والی تراکیب کو بھی نئی معنویت کے ساتھ اپنے کلام میں جگہ دی ہے۔

حیدرؓ و فاطمہؓ ہیں باغ محمدؐ کی بہار
ہیں حسینؓ اور حسنؓ سنبل و ریحانِ جمال(۳۹)

یاد محبوب ہے اور عالم تنہائی ہے
اب تو خلوت میں بھی کیا انجمن آرائی ہے(۴۰)

اے کاش! خواب میں ہو حسینؓ و حسنؓ کی دید
شیدا ہوں مہ و ماہِ رسولؐ کا(۴۱)

واللیل تھیں زلفیں، رخ شہ ماہ مبیں تھا
اللہ غنی! میرا نبی کتنا حسیں تھا(۴۲)

"میزاب"

مظہر الدین مظہر کے وصال کے بعد ۱۹۸۲ء میں شائع ہونے والا مختصر شعری مجموعہ "میزاب" ہے جس میں ۲۴ کے قریب غزلیات ہیں۔ اس کا دیباچہ معروف اردو نعت گو شاعر حفیظ تائب نے لکھا ہے۔

"ان نعتوں میں نیاز و گداز بھی ہے، طلب و شوق بھی، جذب و مستی بھی ہے، والہانہ عقیدت بھی، سیرت اطہر کے خدوخال بھی ہیں۔ قومی و ملی آشوب اور جدوجہد کے عکس بھی اور روح گرانبار کو ہلکا کرنے کا سامان بھی ہے اور غالباً یہیں سے انھیں ان نعتوں کا عنوان میزاب سوجھا، جو نہایت فکر انگیز ہے۔"(۴۳)

کلامِ مظہر الدین مظہر میں طلب و شوق کا یہ رنگ انھیں جذب و مستی میں ڈھلی زندگی کا طرف دار ٹھہراتا ہے۔ وہ اپنی نعتوں میں جس سوز و گداز اور والہانہ عقیدت سیرت النبی ﷺ کی صفات کا تذکرہ کرتے ہیں وہ روح و جذبہ کا حقیقی امتزاج ہے۔

سرخ عنوان بنے گا کئی افسانوں کا
خون بہتا ہے جو کابل میں مسلمانوں کا(۴۴)

ذرہ ذرہ ہے شہیدوں کے لہو سے لالہ رنگ
گوشہ گوشہ منظرِ خونیں کہستانوں میں ہے(۴۵)

ہر مہر و ماہ کے جلووں میں نور تجھ سے ہے
خدا کی شان کا سارا ظہور تجھ سے ہے(۴۶)

مظہر الدین مظہر کا کلام اپنے ہیئتی تنوع، فکری و فنی محاسن، تاریخی و تہذیبی اور سماجی شعور کے پیش نظر اُردو ادب کی تاریخ میں اپنا ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ انھوں نے مترنم بحور، بر محل اور برجستہ لفظیات اور تہذیبی

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

معنویت کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ادبی تقاضوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ ان کے کلام کا بیش تر حصہ رسالتِ محمدی ﷺ کی تعریف و توصیف اور تاریخ اسلام کے مختلف گوشوں کو عصری معنویت کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اس لیے یہ کہنا بجا ہوگا کہ مظہر الدین مظہر اسلامی تہذیب و سماج کا نوحہ خواں اور اس کے لہو سے لالہ رنگ ہوتی کائنات کا گریۂ کناں شاعر ہے جس نے حقیقی زندگی اور احساسِ ذات کی مرتی ہوئی رعنائیوں کو از سرِ نو رونق بخشی اور حساس قاری کے دل میں جذباتیت کا رنگ بھر دیا۔

حوالہ جات

(۱) مظہر، مظہر الدین، "نشتر کدہ" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۶۷

(۲) مظہر، مظہر الدین، "آتش پیغام" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۶۹

(۳) مظہر، مظہر الدین، "کیا ہوا" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۷۴

(۴) مظہر، مظہر الدین، "نور و نار" (مجموعہ) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۱۴۵

(۵) مظہر، مظہر الدین، "کیا ہوا" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۷۴

(۶) محمد عبداللہ عتیق، "حافظ مظہر، مظہر الدین کی نعت گوئی"، لاہور: نعت مرکز، ۲۰۱۷ء، ص ۴۰

(۷) مظہر، مظہر الدین، "نور و نار" (مجموعہ)، مشمولہ "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۱۴۳

(۸) ایضاً، ص ۱۴۸

(۹) مرتضیٰ احمد میکش، "پیش لفظ نور و نار"، مشمولہ مظہر، مظہر الدین، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۱۲۰

(۱۰) مظہر، مظہر الدین، "اشک و تبسم" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۳۱۳

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

(۱۱) مظہر، مظہر الدین، "پرستار فرنگ سے" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۳۰۱

(۱۲) مظہر، مظہر الدین، "مہاجر" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۸۴

(۱۳) حفیظ جالندھری، "پیش لفظ شمشیر وسناں"، مشمولہ مظہر، مظہر الدین، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۲۳

(۱۴) مظہر، مظہر الدین، "شمشیر وسناں" (مجموعہ)، مظہر، مظہر الدین، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۶۱

(۱۵) مظہر، مظہر الدین، "عقدۂ کشمیر" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۵۵

(۱۶) مظہر، مظہر الدین، "جلا وطن بیوہ" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۷۷

(۱۷) ایضاً، ص ۲۶۲

(۱۸) مظہر، مظہر الدین، "مہاجر" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۸۵

(۱۹) حفیظ جالندھری، "پیش لفظ شمشیر وسناں"، مشمولہ مظہر، مظہر الدین، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۲۲۷

(۲۰) مظہر، مظہر الدین، "دار ورسن" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ۳۴۶

(۲۱) مظہر، مظہر الدین، "مہاجر" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۳۹۰

(۲۲) مظہر، مظہر الدین، "عید کے دن" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۳۷۴

(۲۳) عتیق، محمد عبداللہ، "حافظ مظہر، مظہر الدین کی نعت گوئی"، لاہور: نعت مرکز، ۲۰۱۷ء، ص ۴۳

(۲۴) نسیم حجازی، "پیش لفظ حرب وضرب"، مشمولہ، مظہر، مظہر الدین، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص ۳۲۴

(۲۵)مظہر، مظہر الدین، "تجلیات" (مجموعہ) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۵۱۲

(۲۶) ماہر القادری، تنقیدی آرا، مشمولہ مظہر، مظہر الدین، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۹۹

(۲۷) مظہر، مظہر الدین، "تجلیات" (مجموعہ) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۵۴۰

(۲۸) مظہر، مظہر الدین، "تجلیات" (مجموعہ) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۵۴۰

(۲۹) مظہر، مظہر الدین، "تجلیات" (مجموعہ) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۵۷۲

(۳۰) عصمت اللہ ڈاکٹر، تنقیدی آرا، مشمولہ مظہر، مظہر الدین، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۱۰۵

(۳۱) احسان دانش، دیباچہ "سجدہ قلم" (مجموعہ: جلوہ گاہ)، مشمولہ "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۹۲۹

(۳۲) مظہر، مظہر الدین، "جلوہ گاہ" (مجموعہ)، مشمولہ "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۷۴۰

(۳۳) ایضاً، ص۷۵۵

(۳۴) عابد نظامی، "تنقیدی آرا"، مشمولہ مظہر، مظہر الدین، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۱۰۰

(۳۵) مظہر، مظہر الدین، "جلوہ گاہ" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۷۵۱

(۳۶) مظہر، مظہر الدین، "آغاز سفر" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۷۹۸

(۳۷) مظہر، مظہر الدین، "حضوری جلوہ گاہ" (نظم) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۸۴۲

(۳۸) محمد کرم شاہ، "پیش لفظ باب جبریل"، مشمولہ، مظہر، مظہر الدین، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۹۲۹

(۳۹) مظہر، مظہر الدین، "بابِ جبرئیل" (مجموعہ) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۹۶۹

(۴۰) ایضاً، ص۹۷۳

(۴۱) ایضاً، ص۱۰۳۵

(۴۲) ایضاً، ص۱۰۲۴

(۴۳) حفیظ تائب، میزاب، "ضیائے حرم"، مشمولہ مظہر، مظہر الدین، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۱۱۱۰

(۴۴) مظہر، مظہر الدین، "میزاب" (مجموعہ) مشمولہ، "کلیات مظہر" (مرتب: ارسلان احمد ارسل)، لاہور: ارفع پبلشرز، ۲۰۱۳ء، ص۱۱۴۰

(۴۵) ایضاً، ص۱۱۳۶

(۴۶) ایضاً، ص۹۶۹